تفسیرِ قرآن کے لئے درکار علوم اور مفسِّر کی شرائط

(محمود رجبی کی کتاب "روش تفسیر قرآن" کی روشنی میں)

Required Sciences & Experties for a Commentator of Qur'an
(In the light of Mahmood Rajabi's Book "The Methodology of Exegesis")

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Sada Hussain Alvi
Ph.D. Scholar, University of Haripur.
E-mail: aghaalvi@gmail.com
Rajab Ali
Ph.D. Scholar, Mohi-ud-Din Islamic University, AJ&K.
E-mail: rajabali1112@gmail.com

Abstract: Exegesis of Holy Qur'an needs certain experties in several sciences. This article elaborates such expertise in the light of Mahmood Rajabi's book "The Methodology of Exegesis". According to author, it is required for a commentator of the Holy Quran to possess the highest academic rank in several sciences and moral virtues. He must possess the cognitive skills and knowledge of the fundamental Islamic sciences. He must know the historical background of revelation; as it plays a vital role in inferring and comprehension of verses of Qur'an. In order to be well acquainted with the accurate meaning of various Arabic terminologies used in Qur'an's content, the contemporary illustrations must be taken into consideration always. Moreover, the expository taste of the commentator can not be entirely ignored.

Keywords: Quran, Exegesis, Commentator, Experties, Mahmood Rajabi.

خلاصہ

قرآن کریم کی تفسیر متعدد علوم میں مہارت کا تقاضا کرتی ہے۔یہ مقالہ استاد محمود رجبی کی کتاب "روش تفسیر قرآن" کی روشنی میں ان علوم اور مہارتوں کی تفصیل پیش کرتا ہے۔مقالہ نگار کے مطابق، قرآن کریم کے مفسّر میں علم لغت، صرف، نحو اور بلاغت جیسے فنون میں مہارت کے علاوہ، محکم و متشابہہ، ناسخ و منسوخ، اسبابِ نزول اور وجوہِ اعجازِ جیسی قرآنی ابحاث سے آگاہی، علم الکلام، قرائت، اصول الفقہ، فقہ، درایۃ و رجال، نیز سائنسی اور بشری علوم سے آگاہی ضروری ہے۔ نیز مفسر کا تفسیری ذوق، علم الموہبہ اور اعلی اخلاقی، معنوی مقام پر فائز ہونا بھی شرط ہے۔

کلیدی کلمات: قرآن، تفسیر، مفسّر، مہارتیں، محمود رجبی۔

مقدمہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ کتابِ رُشد و ہدایت ہے کہ جو بنی نوعِ انسان کے لئے نمونہ عمل ہے۔ تفسیرِ قرآن کے موضوع پر تمام اسلامی فرقوں کی جانب سے طبع آزمائی کی گئی ہے۔ زیرِ نظر تحقیق میں مقالہ نگار نے امامیہ علماء کی جانب سے وضع کردہ ایسے علوم کہ جن میں مہارت حاصل کرنا ایک مفسّر کے لئے لازمی ہے اور ایسی شرائط کہ جن کا ایک مفسّر میں موجود ہونا لازمی ہے، ان کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ علومِ اسلامیہ کے محققین کے لئے یہ امر واضح ہوسکے کہ امامیہ اثناعشری علماء کے ہاں ایک مفسّر کا کون کون سے علوم میں ماہر ہونا لازمی ہے اور اس میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

الف: مفسّر کی شرائط

قرآنی علوم میں مہارت رکھنے والے علماء اور مفسرین نے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے شخص کے لئے بہت سی حدود وقیود اور شرائط و خصوصیات بیان کی ہیں۔ بعض علماء نے شرائطِ مفسّر کی بحث کو تفسیرِ قرآن کی شرائط، تفسیرِ قرآن کے قواعد و ضوابط، تفسیرِ قرآن کے منابع وماخذ اور قرآن کریم کے تفسیری انداز جیسی ابحاث کے ساتھ جوڑا ہے جبکہ کچھ علماء نے اسے مفسّر کے لئے لازمی علوم کے موضوع میں شمار کیا ہے۔ تاہم "مفسر کی شرائط" کی اصطلاح کا ایک مخصوص مفہوم ہے جو کہ مفسّرِ قرآن کے ذاتی کمالات اور اُس کی علمی برتری پر دلالت کرتا نظر آتا ہے۔[1] بہرصورت، قرآن کریم کے مفسّر کی شرائط کا احاطہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

1۔ ذاتی صلاحیت: کسی بھی انسان میں موجود اُس کی ذاتی صلاحیت اور استعداد سے انکار ممکن نہیں کیونکہ اسی استعداد اور صلاحیت کی وجہ سے ہی ایک انسان معاشرے میں موجود دیگر انسانوں سے ممتاز نظر آتا ہے اور یہی استعداد اور صلاحیت انسانی فہم وفراست کہلاتی ہے جو کہ قرآنِ کریم کی تفسیر میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ انسانی عقل، انسانی روح، انسان کی فکری صلاحیت اور ذہنی استعداد وغیرہ یہ سب ایسے امور ہیں کہ جن کی مدد سے قرآن مجید کی آیات کی تفسیر زیادہ بہتر طریقے سے کی جاسکتی ہے۔[2] قرآنِ مجید کی تفسیر کرنے والے شخص کے لئے قرآنی آیات کی سمجھ بوجھ رکھنا لازمی ہے۔ مختلف آیات اور احادیث میں یہ نکتہ ملتا ہے چنانچہ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ: انّ اللہ قسّم کلامه ثلاثة اقسام فجعل قسما منه یعرفه العالم والجاهل وقسما منه لا یعرفه الاّ من صفا ذهنه و لطفه حسّه وصحّ تمییزه و قسما لا یعرف الاّ اللہ والملائكة والرّاسخون فی العلم[3] یعنی: "خداوندِ عالم نے اپنے کلام کے تین حصے قرار دیئے ہیں: پہلا حصہ وہ ہے کہ جو

عالم اور جاہل دونوں کو میسر ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ پاک ذہنیت کے حامل افراد کو میسر ہوتا ہے جبکہ تیسرا حصہ خداوندِ عالم، ملائکہ اور صاحبانِ علم ہستیوں کو میسر ہوتا ہے۔"

2۔ ذاتی فضائل: مفسّر کی ایمانی اور اخلاقی کیفیت کا بہترین ہونا بھی مفسّر کی شرائط میں سے ایک شرط ہے کیونکہ قرآنی معانی و مفاہیم ایمان اور عملِ صالح جیسی عظیم بنیادوں پر قائم ہیں لہٰذا ایسے عظیم معانی و مفاہیم کی تشریح اور تفسیر کرنے والے شخص کو بھی ایمان کے اعلیٰ درجات اور اخلاقی فضائل و کمالات پر فائز ہونا چاہئے۔ اخلاقی اور انسانی علوم کے ماہرین بھی یہ نکتہ بیان کرتے ہیں کہ انسانی ترقی کی بہترین رفتار کے لئے فقط انسان کے عقائد و نظریات سے واقفیت کافی نہیں بلکہ انسان کے لئے لازم ہے کہ اس رفتار کو اپنے اندر پیدا کرنے کی سعی بھی کرے۔

مفسّرِ قرآن کے لئے ایمانی اور اخلاقی فضائل و مناقب کی اس شرط کی طرف ایک روایت میں بھی اشارہ ملتا ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: کتاب الله عزّ وجلّ علیٰ اربعة اشیا ء:علیٰ العبارة والاشارة واللّطائف والحقائِق فالعبارة للعوام والاشارة للخواص واللّطائف للا ولیاء والحقائق للانبیاء[4] یعنی: "اللہ تعالیٰ کی کتاب معانی اور مفاہیم کے اعتبار سے چار اشیاء پر مشتمل ہے جو کہ عبارات، اشارات، لطائف اور حقائق ہیں، جبکہ عبارات عوام کے لئے ہیں، اشارات خواص کے لئے ہیں، لطائف اولیاءِ الٰہی کے لئے ہیں اور حقائق انبیائے کرام کے لئے ہیں۔"

اور ایسی قرآنی آیات کہ جن سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے ایسی آیات میں سے ایک آیت ہے کہ: "اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ" (56: 77،79،78) یعنی: "یہ قرآن کریم ہے جو کہ خفیہ تحریر میں ہے کہ جس کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔" اس آیہ شریفہ میں قران مجید کو مسّ کرنے سے مراد قرآنی حقائق سے پردہ اٹھانا ہے اور حقائقِ قرآنی سے رابطہ اور قرآنی معارف تک رسائی کیلئے نفسانی پاکیزگی لازمی ہے اور جو شخص نفسانی طہارت کا حصول کرلیتا ہے وہ قرآنی حقائق تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔[5]

3۔ علمی مہارت: قرآن کریم کی تفسیر کرنے والے شخص کی شروط میں سے ایک اہم شرط مفسّر کی ذاتی اور علمی مہارت ہے۔ علمی مہارت سے مراد مفسّر کے ذاتی تجربات اور علمی آراء و نظریات ہیں۔ قرآنی آیات پر کامل عبور بھی مفسّر کی علمی مہارتوں میں شامل ہے۔[6] قرآنی آیات کا ادراک اور استنباطِ معانی ایک ایسی ہی علمی مہارت ہے جو کہ مفسّر کے لئے الزامی تصور کی جاتی ہے۔ علّامہ زمخشری نے قرآن کریم کے مفسّر کی شرائط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مفسّرِ قرآن کو کثرت سے مطالعہ کرنے والا ہونا چاہیے۔[7]

قرآن کریم کے مفسّر کے لئے قرآنی اعجاز اور خصوصیات، قرآنی زبان، قرآنی معنویت اور قرآن کریم میں عدمِ تحریف جیسے اہم موضوعات کی سمجھ بوجھ کا حصول لازمی امر ہے اور تفسیر کرنے والے شخص کے لئے منابعِ تفسیری سے واقفیت، قواعدِ تفسیر سے واقفیت اور ایسے تمام علوم سے واقفیت ضروری ہے کہ جو قرآن کریم کی تفسیر میں معاون ثابت ہوتے ہوں۔[8] مفسّر کے لئے اِن تمام علوم میں مہارت کے ساتھ ساتھ نزولِ قرآن کی فضاء، کلامِ الٰہی میں شامل حالیہ اور مقالیہ قرائن اور قرآنی موضوعات اور ان سے متعلقہ تمام سوالات کے جوابات سے واقفیت بھی ضروری ہے۔[9]

مفسّرِ قرآن کی علمی صلاحیت اور حالت بہت مضبوط ہو۔ یہ شرط اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ مفسّرِ قرآن کی علمی صلاحیت اور حالت کے موضوع کو بھی قرآنی آیات اور کچھ روایات میں اشارتاً بیان کیا گیا ہے چنانچہ اس ضمن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ: "قرآن مجید میں ایسے لوگوں کی خوبیاں ذکر کی گئی ہیں کہ جو علم کے درپے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو اُن کی طرح نہیں ہیں اور اُن کے لئے قرآن کو سمجھنا بہت ہی مشکل کام ہے۔"[10] پس مفسّر کی علمی صلاحیت اور حالت بھی شروطِ مفسّر میں سے ہے۔

4۔ تفسیری ذوق: مفسّر میں تفسیری ذوق کا مفہوم اپنے اندر کافی وسعت سمیٹے ہوئے ہے۔ اس اصطلاح میں مفسّر کی فکری ہم آہنگی اور روح کی آمادگی بھی الزامی ہے۔ پہلے مرحلے میں مفسّر کو مراحلِ تفسیر سے واقفیت، تفسیری روش پر قدرت کا حصول اور تفسیری مراحل پر عمل درآمد کے طریقوں پر مکمل عبور حاصل کرنا ہوگا۔ ایسے مفسّرین بھی موجود ہیں کہ جو تفسیرِقرآن کی روش کو بطورِ احسن بیان نہیں کر سکتے لیکن میدانِ عمل میں ایسے مفسّرین صحیح روشِ تفسیرِ قرآن سے صرفِ نظر کرتے ہیں۔ بعض اوقات مفسّر، تفسیر اور اس کے متعلقہ علوم میں تو مہارت رکھتا ہے لیکن علمِ فقہ، علمِ اصول الفقہ، علم الحدیث، علم الرّجال اور دیگر ضروری علوم میں مہارت نہ ہونے یا مہارت کی کمی کی بناء پر قرآنی آیات کو بطورِ احسن بیان نہیں کر سکتا۔[11]

مفسّرِ قرآن کے ذوقِ تفسیر میں کچھ ظاہری اخلاق وآداب کی رعایت کرنا بھی شامل ہے اور ایسے ظاہری اخلاق و آداب میں اللہ تعالیٰ کی جانب توجہ کرنا، جسمانی طہارت کا خیال کرنا، باوضو رہنا، قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا اور تسکینِ قلب و روح کا سامان فراہم کرنا بھی شامل ہے۔[12] مفسّرِ قرآن کی شروط کے بیان کے درپے امام صادق علیہ السلام سے ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے کہ: فقارئ القرآن یحتاج الیٰ ثلا ثة خصال: مکان خال وبدن فارغ و قلب خاشع[13] یعنی: "قاریٔ قرآن کے لئے تین چیزیں لازمی ہیں: خلوت کی جگہ، فارغ بدن اور خشوع و خضوع والا دل۔" خلوص اور صدقِ دل سے تلاوتِ قرآن کریم کرنا بھی مفسّرِ قرآن کے

آیاتِ قرآنی پر تسلّط رکھنے کی واضح دلیل ہے چنانچہ اس موضوع پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (4:73) یعنی: "قرآن مجید کو تامّل کے ساتھ پڑھا کرو۔"

قرآن کریم کو اپنی عملی زندگی میں ڈھالنے کے سلسلے میں پیش آنے والی سختیوں اور تکالیف کو برداشت کرنا بھی مفسّرِ قرآن کی شروط میں سے ایک اہم شرط ہے۔[14]

5۔ علم الموہبہ کی صلاحیت: قرآن کریم کی تفسیر کرنے والے شخص کے لئے دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم الموہبہ کا حصول بھی مختلف تفسیری کتب میں ذکر کیا گیا ہے اور علم الموہبہ کو بھی ایک مفسّر کے لئے الزامی تصور کیا گیا ہے۔[15] جبکہ بعض علماء نے بعض روایات میں ذکر کئے گئے کچھ جدید علوم کے بارے میں بیان کیا ہے۔[16] چنانچہ اس مورد میں روایت ہے کہ: من عمل بماعلم ورّثه الله علم مالم يعلم [17] یعنی: "جو انسان اپنے علم پر عمل پیرا ہوتا ہے تو خداوندِ عالم ایسے انسان کو وہ علم بھی عطا کرتا ہے کہ جسے وہ جانتا نہیں ہے۔" قرآن کریم کی تفسیر کرنے والے کے لئے جہاں ایمان، تقویٰ، عملِ صالح، خلوصِ دل اور آدابِ نفسانی وغیرہ کی شروط ملتی ہیں۔ وہاں پر مفسّر کے لئے عرفانی شہود، دلی لگاؤ اور الہام کی منازل بھی اُس کے لئے ضروری ہیں اور مذکورہ بالا خصوصیات علم الموہبہ ہی کی تعریف کے ذیل میں شمار ہوتی ہیں۔[18]

اگر علم الموہبہ کی بنیاد الفاظِ قرآن سے معارفِ قرآنی کی طرف انتقال ہو تو یہ علم مفسّر کے لئے لازم ہے اور ایسا علم ایک مفسّر کو مرادِ الٰہی کی صحیح سمجھ بوجھ میں مدد فراہم کرتا ہے۔[19] لیکن اگر قرآنی معارف، معرفت کی ایسی قسم سے متعلقہ ہوں کہ جو کسی فکری کوشش کے بناء اور صرف باطن کے صاف ہونے سے حاصل ہو جاتے ہوں ایسے معارف کا شمار بھی تفسیری منابع میں سے ہوتا ہے۔[20] اس موضوع سے متعلقہ ایک اور نکتہ بھی اہمیت کا حامل ہے اور وہ یہ ہے کہ علم الموہبہ کا حصول دقتِ نظر، خاص صلاحیت اور سرعتِ انتقال کے بغیر ممکن نہیں ہے۔[21] لیکن اگر علم الموہبہ کا حصول عُرفِ عام سے زیادہ مقدار میں ہو جائے اور اگر یہ علم شہود کی منزل تک رسائی حاصل کرلے تو ایسی صورت میں یہ علم صرف آئمہ معصومین جیسی عظیم المرتبت ہستیوں سے ہی مقبول ہوگا اور دیگر مفسّرین کے لئے ایسا علم صرف خود اُن کے اپنے لئے معتبر ثابت ہوگا جبکہ دیگر عوام کے لئے وہ صرف ایک احتمال کی مانند شمار ہوگا۔[22]

ب۔ تفسیر کے لئے درکار علوم

قرآنی علوم میں مہارتِ تامہ رکھنے والے ماہرین نے علومِ قرآنی کی کتب میں مختلف طریقوں سے یہ موضوعِ بحث چھیڑا ہے کہ جن میں سے علّامہ جلال الدین السیوطی نے اپنی کتاب "الاتقان" جبکہ علّامہ زرکشی نے اپنی کتاب "البرہان" میں اس موضوع پر ایک ایک فصل کو مختص کیا ہے۔[23] جبکہ کچھ دیگر علمائے کرام نے اس بحث

کو تفسیر بالرّائے کی موضوع کے ضمن میں بیان کیا ہے[24] اور بہت سے مفسّرینِ کرام نے اپنی تفاسیر کے مقدمہ میں اس اہم بحث کو شامل کرنے کے بعد اپنے علمی مہارت کا تذکرہ کیا ہے۔ مفسّر کے لئے جن علوم کا حصول لازمی ہے اُن علوم میں درج ذیل شامل ہیں:

ادبی علوم

ادبی علوم ایسے علوم کو کہا جاتا ہے کہ جو علوم تفسیرِ قرآن میں مد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور ایسے علوم میں علمِ نحو، علم الصّرف، علم المعانی، علم البیان، علم العروض، علمِ بدیع، علمِ قافیہ، علمِ رسم، علمِ نگارش، فقہ اللغۃ اور محاضرات وغیرہ شامل ہیں۔[25] جبکہ ادبی علوم میں سے ایک اہم علم علمِ لغت ہے جو کہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

1۔ علمِ لغت: ایسا علم کہ جو قرآنی الفاظ کی سمجھ بوجھ میں مفسّرینِ قرآن کی مدد کرتا ہے وہ علمِ لغت ہے اور علمِ لغت کا موضوع مفرداتِ الفاظ کی شناخت اور ساخت ہے۔[26] یہی وجہ ہے کہ ادبی علوم میں سے پہلا مقام علمِ لغت کا ہے۔

2۔ علم الصّرف: علمِ صرف ایسا علم ہے کہ "جو کلمات کی مختلف صورتوں میں تغیر و تبدل اور موردِ نظر معنیٰ کے حصول کے بارے میں بحث کرتا ہے"۔[27] کلمات اور ان کے معانی کے مابین موجود ربط کو جاننے کے لئے مفسّرین علمِ صرف کے محتاج ہوتے ہیں پس مفسّرِ قرآن کے لئے علمِ صرف کا حصول لازمی ہے۔

3۔ علم النحو: مفسّرِ قرآن کے لئے ایک اور لازمی علم، علم النحو ہے کہ جس سے مراد "ایسے قواعد و ضوابط کا علم ہے کہ جن قواعد و ضوابط کی رُو سے عربی زبان کے الفاظ کی حالت کو معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔"[28] پس علم النحو سے واقفیت بھی مفسّرِ قرآن کے لئے الزامی ہے۔

4۔ علومِ قرآنی

مفسّرِ قرآن کے لئے لازمی اور ضروری علوم میں سے ایک قسم علومِ قرآنی کی ہے کہ جن کا سیکھنا مفسّر کے لئے لازمی ہے اور علومِ قرآنی سے قرآنی اوصاف، قرآنی تاریخ اور قرآنی خصوصیات کو شامل تمام علوم ہیں اگرچہ علومِ قرآنی کے ذیل میں ایسے تمام موضوعات شامل ہیں کہ جن کا ربط قرآن مجید کے ساتھ ہو لیکن قرآنی علوم کے ماہرین کے مطابق علومِ قرآنی سے مراد اوصافِ قرآنی اور تاریخ قرآن کے موضوعات ہیں جو کہ زیرِ بحث ہیں۔[29] علومِ قرآنی کے چند ایک ایسے مسائل کہ جو ایک مفسّر کے لئے لازمی ہیں وہ ذیل میں درج ہیں:

4-1۔ محکم و متشابہہ قرآنی آیات کا علم: بہت سی روایات میں محکم اور متشابہہ جیسے موضوع کو انتہائی اہم قرآنی موضوعات میں سے شمار کیا گیا ہے پس قرآن مجید میں موجود محکم اور متشابہہ کی پہچان مفسّر کے لئے لازمی امر ہے۔[30]

4-2۔ ناسخ و منسوخ آیات کا علم: مفسّر کے لئے لازمی ہے کہ وہ قرآنی آیات میں سے ناسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں مفصّل طور پر آگاہ ہو اور نسخ سے مراد "حکمِ لاحق کی بدولت، حکمِ سابق کو رفع کر دینا"[31] یعنی کہ ایک شرعی حکم کی جگہ ایک نیا شرعی حکم لے لے اور اُن دونوں احکام میں جمع بھی ممکن نہ ہو۔ نسخ کی مشہور اقسام میں الفاظ میں موجود نسخ، مفہوم میں موجود نسخ، الفاظ اور مفاہیم دونوں میں موجود نسخ اور مشروط و غیر مشروط نسخ جیسی ابحاث شامل ہیں۔ منسوخ قرآنی آیات کی تعداد میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔[32]

4-3۔ اسبابِ نزول سے آگاہی: مفسّر کے لئے اسبابِ نزول سے آگاہی بھی الزامی ہے کیونکہ اسبابِ نزول سے عدمِ آگاہی کی صورت میں وہ تفسیر بالرّائے کا مرتکب ہو سکتا ہے لہٰذا مفسّر کے لئے اسبابِ نزول سے واقفیت ایک لازمی امر ہے۔[33]

4-4۔ وجوہِ اعجازِ قرآنی کی واقفیت: اگر مفسّر کو وجوہِ اعجازِ قرآنی پر عبور حاصل نہیں ہو گا تو وہ مرادِ خداوندی کی سمجھ بوجھ میں خطاء کا مرتکب ہو گا لہٰذا مفسّر کے لئے لازمی ہے کہ وہ اعجازِ قرآن کی وجوہ پر مکمل عبور رکھتا ہو۔[34]

4-5۔ قرآن کی جامعیت کا علم ہونا: مفسّرِ قرآن کے لئے یہ بھی لازمی ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی جامعیت سے واقف ہو اور قرآن مجید کی جامعیت سے مراد یہ ہے کہ اولین و آخرین کے تمام علوم و فنون قرآن مجید میں موجود ہیں یہاں تک کہ دورِ حاضر کے جدید ترین علوم کا استخراج بھی قرآن مجید سے ہوتا ہے۔[35] کیونکہ جب مفسر کو قرآن کی جامعیت کا علم ہو تو مفسّر امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور چیلنجز سے بخوبی آگاہ ہو گا۔[36]

4-6۔ آیات کے مقامِ نزول کا علم: مفسّر کو قرآنی آیات اور سورتوں کے مقامِ نزول کا علم ہونا بھی لازمی ہے بلکہ کچھ علمائے کرام نے مقامِ نزول کے علم کو مقدّماتِ تفسیر یہ میں سے شمار کیا ہے۔[37] مقامِ نزولِ آیات کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی ناسخ اور منسوخ آیات کا علم بھی مفسّر کے لئے لازمی ہے۔[38] کیونکہ مقامِ نزولِ قرآن اور ناسخ و منسوخ کی پہچان اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے میں بہترین معاون شمار ہوتی ہے۔[39]

ج۔ تفسیر کے لئے درکار چند دیگر علوم

1۔ علمِ کلام: اس علم کو علمِ اصولِ دین کا نام بھی دیا گیا ہے۔[40] یہ علم اسلامی نظریات کو بطورِ دلیل ثابت کرتا ہے اور اسلامی نظریات میں موجود شبہات کو رفع کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔[41] یہی وجہ ہے کہ علم انتہائی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا مفسّر کے لئے اس آگاہی لازمی ہے۔[42]

2۔ علمِ قرائت: قرائت کے لغوی معنیٰ پڑھنے کے ہیں جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد "قرآنی الفاظ کی ایسی ادائیگی کہ جیسے قرآنی الفاظ کو خود پیغمبر اکرم ﷺ نے ادا کئے تھے۔"[43] اس علم کو بھی مفسّرِ قرآن کے لئے لازمی اور ضروری علوم میں سے شمار کیا گیا ہے[44] اور علومِ قرآنی کے ماہرین نے اس علم پر کئی ایک مستقل کتب بھی تحریر کی ہیں۔[45]

3۔ علمِ اصول الفقہ: اس علم میں ایسے قواعد و ضوابط کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں احکامِ شرعیۃ کا استنباط ظہور پذیر ہوتا ہے۔[46] یہ علم تفسیرِ قرآن میں بہترین معاون ہے یہی وجہ ہے کہ اس علم کو مفسّرِ قرآن کے لئے الزامی قرار دیا گیا ہے۔[47]

4۔ علمِ فقہ: یہ احکامِ شرعیۃ کے فہم وادراک کا علم ہے اور علمِ فقہ ہی کی بنیاد پر مجتہد احکامِ شرعیۃ مستنبط کرتا ہے اور احکامِ شرعیۃ کو تفصیلی ادلّہ سے حاصل کرتا ہے۔[48]

5۔ علمِ درایہ و علمِ رجال: علمِ رجال میں رُواۃِ حدیث کی مختلف حالتوں یعنی عدالت، صدق وفسق وغیرہ کے بارے میں کلام کی جاتی ہے۔[49] جبکہ علمِ درایۃ میں اتصال وانقطاعِ رُواۃ، ناقلینِ حدیث، سَنَدِ حدیث اور کیفیتِ نقلِ حدیث جیسے اہم موضوعات کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔[50] یہی وجہ ہے کہ مفسّر کے لئے علمِ درایۃ الحدیث اور علمِ رجال سے آگاہی لازمی امر ہے۔

6۔ سائنسی علوم: کچھ مفسّرین نے مفسّرِ قرآن کے لئے سائنسی علوم سے آشنائی کو بھی لازمی اور ضروری قرار دیا ہے جن سے مراد ایسے علوم ہیں کہ جو مشاہدہ اور تجربہ کی بدولت حاصل ہوں۔ یہ علوم، انسانی زندگی کے مختلف مراحل میں پیش آنے والے کچھ واقعات بھی ہو سکتے ہیں۔[51]

7۔ بشری علوم: بشری علوم ایسے علوم کو کہا جاتا ہے کہ جن کا دار ومدار انسان، انسانی تجربات اور انسانی عقلوں پر ہوتا ہے جو کہ درحقیقت بشری تقاضوں سے وابستہ علوم ہیں پس ایسے علوم سے مفسّرِ قرآن کو ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

*****

References

1. Mahmood, Rajabi, *Rawish-e Tafsīr-e Quran* (Qom: Moassisa Payoohashi Hozeh wa Danishgah, 1383AD), 293.

محمود، رجبی، روش تفسیر قرآن (قم، مؤسسہ پژوھشی حوزہ ودانشگاہ،1383ش)، 293۔

2. Muhammad bin Hassan, Hurr Aamli, *Wisai'l al-Shia*, Vol. 18 (Qom Moassisa Aalil Bait, 1412 AH,), 143.

محمد بن الحسن، حرّ عاملی، وسائل الشیعہ، ج18(قم، مؤسسہ آل البیت،1412ھ)، 143۔

3. Muhammad Baqir, Majlisi, *Bihar Ul Anwaar*, Vol 92 (Beirut, Moassisat Ul Wafa, 1403 AH), 103.

محمد باقر، مجلسی، بحارالانوار، ج92(بیروت، مؤسسۃالوفاء1403ھ)، 103۔

4.Ibid, Vol 89, P 20.

ایضاً، ج89، 20۔

5.Rajabi, *Rawish Tafseer e Quran*, 293.

رجبی،روش تفسیر قرآن،301.

6. Jaar Ullah, Zamakhshari, *Tafseer Alkasshaf* (Beirut, Daar Ul Kitab Alarbi, 1988), 11.

جاراللہ، زمخشری، تفسیر الکشّاف (بیروت، دارالکتاب العربی،1988)، 11۔

7. Majlisi, *Bihar Ul Anwaar*, 100.

مجلسی،بحارالانوار، 100۔

8.Rajabi, *Rawish Tafseer e Quran*, 289.

رجبی،روش تفسیر قرآن،289۔

9.Ibid.

ایضاً۔

10.Majlisi, *Bihar Ul Anwaar*, 103.

مجلسی،بحارالانوار،103۔

11. Khalid Abdul Rehman, Hakk, *Usool Ul Tafseer Wa Qawaidoh* (Beirut, Daar Un Nuash,1414 AH), 303.

خالد عبدالرحمان، عک، اصول التفسیر وقواعدہ (بیروت، دارالنعاش،1414ھ)، 303۔

12.Abdul Razzaq, Geelani, *Misbah Us Sharia* (Tehran, Danishgaah Tehran, 1343AD), 11.

عبدالرّزاق، گیلانی، مصباح الشریعۃ (تہران، دانشگاہ تہران،1343ش)، 11۔

13. Majlisi, *Bihar Ul Anwaar*, Vol 82, P 43.

مجلسی، بحارالانوار، ج82،43

14.Hakk, *Usool Ul Tafseer Wa Qawaidoh*, 305.

عک، *اصول التفسیر وقواعدہ*، 305۔

15. Ahmad, Alsharbasi, *Qissa Tul Tafseer* (Beirut, Daar Ul Jail,1988 AD), 22.

احمد، الشرباصی، *قصۃ التفسیر* (بیروت، دارالجیل، 1988ء)، 22۔

16. Majlisi, *Bihar Ul Anwaar*, Vol 40, P 128.

مجلسی، *بحارالانوار*، ج40، 128۔

17.Mulla Mohsin, Faiz Kashani, *Tafseer Ul Saafi*, Vol 1 (Tehran, Intishirat Ul Sadar,1415 AH), 36.

ملا محسن، فیض کاشانی، *تفسیر الصافی*، ج1 (تہران، انتشارات الصدر، 1415ھ)، 36۔

18.Sadr Udeen Muhammad, Sadrul Muta'aliheen Sherazi, *Mafateeh Ul Ghaib* (Qom, Intishirat E Baidar, 1493 AH), 58.

صدرالدین محمد، صدرالمتألہین شیرازی، *مفاتیح الغیب* (قم، انتشاراتِ بیدار، 1493ش)، 58۔

19.Misbah Yazdi, *Yaad Nama Allama Tabatabai* (Tehran, Moassisa Mutalia'at Wa Tehqiqat E Farhangi, 1326 AD), 200.

مصباح، یزدی، *یادنامہ علّامہ طباطبائی* (تہران، مؤسسہ مطالعات وتحقیقات فرہنگی، 1326ش)، 200۔

20.Abul Yaqzaan, Jabori, *Drasaat Fit Tafseer Wa Rijaleh* (Beirut, Daar Un Nadwah, 1406 AH), 48.

ابوالیقظان، جبوری، *دراسات فی التفسیر ورجالہ* (بیروت، دارالندوہ، 1406ھ)، 48۔

21.Musaa'id Bin Sulaiman, Tayyar, *Fusool Fi Usool I Tafseer* (Riyadh, Daar Un Nashr Id Doli, 1413 AH), 159.

مساعد بن سلیمان، طیار، *فصول فی اصول التفسیر* (ریاض، دارالنشر الدولی، 1413ھ)، 159۔

22.Ibid.

ایضاً۔

23.Badr Ud Deen Muhammad Bin Abdullah, Zarkashi, *Al Burhan Fi Uloom il Quran*, Vol 2 (Beirut, Daar Ahyaa il Kutub il Arbia, 1957), 289.

بدرالدین محمد بن عبداللہ، زرکشی، *البرہان فی علوم القرآن*، ج2 (بیروت، داراحیاء الکتب العربیہ، 1957ء)، 289۔

24.Abdul Azeem, Zarqani, *Manahil Ul Irfan Fi Uloom il Quran*, Vol2 (Beirut, Daar Ul Fikr, 1988), 51.

عبدالعظیم، زرقانی، *مناہل العرفان فی علوم القرآن*، ج2 (بیروت، دارالفکر، 1988ء)، 51۔

25.Rajabi, *Rawish Tafseer e Quran*, 199.

رجبی، *روش تفسیر قرآن*، 199۔

26.Mustafa Bin Abdullah, Chalbi Haji Khalifa, *Kashf U Zunoon*, Vol2 (Baghdad, Afsat Maktabatul Musanna, 1311AD), 1556.

مصطفیٰ ابن عبداللہ، چلبی حاجی خلیفہ، *کشف الظنون*، ج2 (بغداد افست مکتبۃ المثنّیٰ، 1311ش)، 1556۔

27.Rasheed Shartooni, *Mubadiul Arabia*, Vol2 (Tehran, Intishirat Asateer, 1372AD), 8.

رشید، شرتونی، مبادئ العربیہ، ج2 (تہران، انتشارات اساطیر، 1372ش)، 8۔

28.Mustufa, Ghalayeeni, *Jameh Ud Duroos il Arabia*, Vol 3(Beirut, Al Maktaba Tul Mudarriya, 1378 AD), 6.

مصطفیٰ، غلاییینی، جامع الدروس العربیۃ، ج3 (بیروت، المکتبۃ المصریۃ، 1378ش)، 6۔

29.Rajabi, Raw*ish Tafseer e Quran*, 268.

رجبی، روش تفسیر قرآن، 268۔

30.Ibid.

ایضاً۔

31.Syed Muhammad Hussain, Tabatabaiy, *Quran Dar Islam* (Qom, Daftar Intisharat E Islami, 1361 AD), 41.

سید محمد حسین، طباطبائی، قرآن در اسلام (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1361ش)، 41۔

32. Ibid.

ایضاً۔

33.Muhmmmad Faz0il, Lankarani, *Madkhal U Tafseer* (Qom, Matba'a Tul Haidri, 1396AD), 130.

محمد فاضل، لنکرانی، مدخل التفسیر (تہران، مطبعۃ الحیدری، 1396ش)، 130۔

34.Ibid.

ایضاً۔

35.Muhammad Hussain, Zahbi, *Al Tafseer Wal Mufassiroon*, Vol 2 (Cairo, Daar Ul Kutub Al Hadeesa, 2000), 478.

محمد حسین، ذہبی، التفسیر والمفسرون، ج2 (قاہرہ، دار الکتب الحدیثۃ، 2000)، 478۔

36.Noor Udeen, Itr, *Muhaziraat Fee Uloomil Quran* (Damascus, Matba'a Dawoodi, 1407 AH), 85.

نور الدین، عتر، محاضرات فی علوم القرآن (دمشق، مطبعۃ الداوودی، 1407ھ)، 85۔

37.Badr Ud Deen Muhammad Bin Abdullah, Zarkashi, *Al Burhan Fi Uloom il Quran*, Vol 1 (Beirut, Daar Ahyaa il Kutub il Arbia, 1957), 187.

بدر الدین محمد بن عبداللہ، زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، ج1 (بیروت، دار احیاء الکتب العربیہ، 1957ء)، 187۔

38.Abul Fazl, Mir Muhammadi, *Buhoos Fi Tareekh il Quran Wa Uloomeh* (Beirut, Daar Ut Ta'aruf Lil Matbua'at, 1400 AH), 326.

ابو الفضل، میر محمدی، بحوث فی تاریخ القرآن وعلومہ (بیروت، دار التعارف للمطبوعات، 1400ھ)، 326۔

39.Saad Udeen Masood Bin Umer, Taftazani, *Sharh Ul Aqaaid* (Beirut, Daar Ul Kitab il Bustani, 1411 AH), 151.

سعد الدین مسعود بن عمر، تفتازانی، شرح العقائد (بیروت، دار الکتاب البستانی، 1411ھ)، 151۔

40.Ali Bin Muhammad, Jurjani, *Sharh Ul Mawaqif*, Vol 1 (Egypt, Al Maktaba Tul Azhariya Litturaas, 2011), 34.

علی بن محمد، جرجانی، شرح المواقف، ج1 (مصر، المکتبۃ الازہریہ للتراث، 2011)، 34۔

41.Jaffar, Subhani, *Muhazirat Fil Ilahiyaat* (Qom, Al Markaz Ul Almi Lidirasatal Islamia, 1411 AH), 97.

جعفر، سبحانی، محاضرات فی الالٰہیات (قم، المرکز العالمی للدراسات الاسلامیہ، 1411ھ)، 97۔

42.Abdul Hadi, Fazli, *Muqaddima E Bar Tareekh Qira'at E Quran Kareem* (Tehran, Uswa, 1379 AD), 81.

عبدالہادی، فضلی، مقدمہ ای بر تاریخ قرائات قران کریم، ترجمہ سید محمد باقر حجتی (تہران، اسوہ، 1379ش)، 81۔

43.Hakk, *Usool Ul Tafseer Wa Qawaidoh*, 428.

عک، اصول التفسیر وقواعدہ، 428۔

44.Rajabi, *Rawish Tafseer e Quran*, 273.

رجبی، روش تفسیر قرآن، 273۔

45.Muhammad Raza, Muzaffar, *Usool Ul Fiqh*, Vol 1 (Qom, Daftar Tableghaat Islami, 1368 AD), 5.

محمد رضا، مظفر، اصول الفقہ، ج1 (قم، دفتر تبلیغات اسلامی، 1368ش)، 5۔

46.Muhammad Bin Lutfi, Sabaagh, *Buhoos Fi Usool E Tafseer* (Beirut, Almaktab Ul Islami, 1408 AH), 61.

محمد بن لطفی، صباغ، بحوث فی اصول التفسیر (بیروت، المکتب الاسلامی، 1408ھ)، 61۔

47.Hassan Bin Zaid, Aamli, *Ma'alim Udeen* (Tehran, Maktabatul Ilmia Tul Islamia, 1387 AD), 22.

حسن بن زید، عاملی، معالم الدین (تہران، مکتبۃ العلمیۃ الاسلامیہ، 1387ش)، 22۔

48.Jaffar, Subhani, *Kulliyat Fi Ilm E Rijaal* (Qom, Markaz Mudeeriyat Hozeh Ilmia, 1408 AH), 11.

جعفر، سبحانی، کلیات فی علم الرجال (قم، مرکز مدیریت حوزہ علمیہ، 1408ھ)، 11۔

49.Kazim, Mudeer Shana Chee, *Diraya Tul Hadees* (Qom, Daftar E Intisharat E Islami, 1375 AD), 3.

کاظم، مدیر شانہ چی، درایۃ الحدیث (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1375ش)، 3۔

50.Rajabi, *Rawish Tafseer e Quran*, 282.

رجبی، روش تفسیر قرآن، 282۔

51. Ibid, 175.

ایضاً، 175۔